ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

صحیح البخاری کی کتاب التفسیر کی تشریح وتوضیح میں مولانا عبد الخالق باجوڑیؒ کا منہج واسلوب: غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری کے تناظر میں

Maulana Abdul-Khaliq Bajauri's method and style in the interpretation and explanation of Sahih al-Bukhari's Kitab al-Tafseer: in the context of Ghunya-tul-Qari

مقصود وکیل

پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اسلامیات، اسلامیہ کالج پشاور

ڈاکٹر محمد ریاض خان الازہری

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، اسلامیہ کالج پشاور

Abstract

The Holy Qur'an is the last book of Allah Almighty which was revealed to Prophet Muhammad ﷺ from time to time over a period of twenty-three years. Since it is the last and final revelation which canceled all the previous revealed books and the chain of revelation for the future has been closed forever, so it was necessary that its Care should be taken to keep the words and meanings safe until the Day of Judgment, so Allah Ta'ala himself took the responsibility of protecting them and it is obvious that whatever comes under the responsibility of Allah Ta'ala, there is no possibility of any mistake in it. In view of this divine promise of protection of the Qur'an, it can be said with confidence that both the words and meanings of the Holy Qur'an are safe, because without the meanings, only the protection of the words cannot achieve the original purpose. The meanings of the words of the Holy Qur'an were clarified by Hazrat Muhammad ﷺ in his hadiths. Imam al-Bukhari has established the title of Kitab al-Tafseer in his book "Sahih al-Bukhari" and under it, he has mentioned 490 blessed hadiths related to the interpretation of the Holy Qur'an. Maulana Abdul Khaliq Bajuri has written a commentary on Sahih Bukhari by the name of "Ghunya-tul-Qari". In this article, the method of interpretation of Kitab al-Tafseer has been highlighted.

Keywords: Holy Qur'an, Revelation, Hadiths, Interpretation, Highlight

تمہید:

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو حضرت محمد ﷺ پر تیئیس برس کے عرصے میں وقتاً فوقتاً نازل ہوئی۔ چونکہ یہ آخری اور حتمی وحی ہے جس سے گزشتہ نازل شدہ تمام کتابیں منسوخ ہو گئیں اور آئندہ کے لیے بھی وحی کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا ہے، اس لیے یہ ضروری تھا کہ اس کے الفاظ و معانی کو قیامت تک کے لیے محفوظ رکھنے کا اہتمام کیا جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں جو چیز آجائے تو اس میں کسی کوتاہی کا ذرہ برابر بھی احتمال باقی نہیں رہتا۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

ارشاد باری تعالی ہے:

"إِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا ٱلذِّكۡرَ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ"۔[1]

ترجمہ: یقیناً ہم نے ہی اس نصیحت (کی کتاب) کو نازل کیا اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

حفاظتِ قرآن کے اس وعدہ الٰہی کے پیشِ نظر یہ بات وثوق سے کی جاسکتی ہے کہ قرآنِ مجید کے الفاظ اور معانی دونوں محفوظ ہیں، کیونکہ معانی کے بغیر صرف الفاظ کی حفاظت سے اصل مقصود حاصل نہیں ہو سکتا۔ الفاظ اور معانی دونوں کی حفاظت کے لیے اللہ تعالی نے اس طرح غیبی بندوبست فرمایا جو کسی فردِ بشر کی وسعت وطاقت میں نہیں۔ اسی سلسلہ میں اللہ تعالی نے اپنے رسول ﷺ کو چار بنیادی ذمہ داریاں حوالہ کیں جو آپ ﷺ نے عمر بھر بھرپور انداز میں نبھائیں۔ ارشاد ہے:

"هُوَ ٱلَّذِي بَعَثَ فِي ٱلۡأُمِّيِّـۧنَ رَسُولٗا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُواْ عَلَيۡهِمۡ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلۡكِتَٰبَ وَٱلۡحِكۡمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبۡلُ لَفِي ضَلَٰلٖ مُّبِينٖ"۔[2]

ترجمہ: اللہ وہی ذات ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں اُنہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اُن پر اللہ تعالیٰ کی آیات تلاوت کرتے ہیں، اور اُن کا تزکیہ کرتے ہیں، اور اُنہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ اس سے پہلے واضح گمراہی میں تھے۔

اس آیت کی رُو سے تلاوتِ آیات، تزکیہ، تعلیمِ کتاب اور تعلیمِ حکمت آپ ﷺ کی بعثت کے چار اہم مقاصد ہیں۔ ان چاروں ذمہ داریوں کو آپ ﷺ نے زندگی بھر بحسن وخوبی اور بطریقہ احسن واکمل پورا کیا، بلکہ حق تو یہ ہے کہ حق ادا کیا۔ تلاوتِ آیات سے قرآنِ مجید کے الفاظ اور تعلیم کتاب وحکمت سے قرآنِ مجید کے معانی کا تحفظ ہوا جب کے تزکیہ کے ذریعے نزولِ قرآن کا مقصد حاصل ہوا۔ دوسری جگہ رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کرکے ارشادِ ربانی ہے:

"وَأَنزَلۡنَآ إِلَيۡكَ ٱلذِّكۡرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيۡهِمۡ"۔[3]

ترجمہ: اور ہم نے تمھاری طرف نصیحت والی کتاب کو اتارا تاکہ تم لوگوں کے سامنے اس پیغام کو خوب واضح کردو جو اُن کی طرف اتارا گیا ہے۔

اِس آیتِ کریمہ میں وضاحت سے یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مبعوث ہونے کا مقصد قرآنِ کریم کے معانی کو واضح کرنا ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے زندگی بھر یہ ذمہ داری بخوبی نبھائی۔ قرآنِ مجید کے الفاظ ومعانی کو واضح کیا اور اس کے ذریعے امت کی اصلاح فرمائی۔ الفاظِ قرآن کی تفسیر ووضاحت کے سلسلے میں آپ ﷺ سے جو ارشادات منقول ہیں، محدثین کرام نے اپنی اپنی کتابوں میں "کتاب التفسیر" یا "ابواب التفسیر" کے عنوان سے اُن احادیثِ مبارکہ کو یکجا کیا ہے۔ امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اپنی کتاب "صحیح البخاری" میں کتاب التفسیر کا عنوان قائم کیا ہے اور اس کے تحت چار سو تہتر 473 ابواب رکھ کر ان میں قرآنِ کریم کی تفسیر سے متعلق 490 احادیثِ مبارکہ

---

[1] سورۃ الحجر: 9

[2] سورۃ الجمعۃ: 2

[3] سورۃ النحل: 44

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

ذکر کی ہیں۔ اِس مقالہ میں صحیح البخاری کے شارح مولانا عبد الخالق باجوڑیؒ کی شرح غنیۃ القاری کے تناظر میں کتاب التفسیر کی توضیح و تشریح میں ان کا طرز و انداز اور منہج و اسلوب واضح کیا جاتا ہے۔

تعارف شیخ محمد عبد الخالقؒ باجوڑی

پاکستان اور افغانستان کے درمیان واقع ڈیورنڈ لائن پر باجوڑ کے نام سے ایک مردم خیز علاقہ ہے، جو اس وقت انتظامی لحاظ سے صوبہ خیبر پختون خوا کا ایک ضلع ہے، اس علاقہ میں ایک چھوٹا سا دیہات "گوہاٹی" کے نام سے واقع ہے، 1858ء کو اس دیہات میں مولانا محمد عبد الخالق کی ولادت ہوئی۔ آپ کے والد مولانا سید امیر جید عالم دین تھے، چنانچہ انہوں نے خود ہی اپنے اس فرزند کو علومِ دینیہ کی ابتدائی کتابیں پڑھائیں۔ مولانا عبد الخالقؒ نے والد صاحب کے علاوہ علاقہ کے دیگر علماء کرام سے بھی علمی استفادہ کیا جن میں ملا دامان صاحب ہزارویؒ، مولانا نصیر الدین باجوڑی اور مولانا حسین جان ننگرہاری کے نام قابل ذکر ہیں۔[4]

اس وقت ہندوپاک کی تقسیم نہیں ہوئی تھی، اور علومِ دینیہ کے طلبہ اعلی تعلیم کے حصول کے لیے ہندوستان کے بڑے بڑے علمی مراکز کا رُخ کرتے تھے، چنانچہ آپؒ نے بھی ہندوستان کی طرف رخت سفر باندھا، جہاں دہلی شہر میں واقع جامعہ اسلامیہ میں آپ کو داخلہ ملا۔ جامعہ اسلامیہ دہلی میں بانی دار العلوم دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے خصوصی شاگرد مولانا عبد العلی دہلویؒ احادیثِ مبارکہ کا درس دیتے تھے، چنانچہ آپؒ نے اُن سے احادیثِ مبارکہ کی کتابیں پڑھیں۔ ہندوستان میں آپؒ نے تین سال گزارے اور 1334ھ کو فارغ التحصیل ہوئے۔[5]

فراغت کے بعد آپ واپس اپنے وطن تشریف لائے، اور حصولِ علم کے بعد انوارِ علم کو پھیلانے کے لیے اپنی زندگی وقف کی۔ تدریس، تصنیف اور رد باطل آپؒ کے خصوصی مشاغل تھے۔ آپؒ نے کئی کتابیں تصنیف کیں، جن میں سے کچھ طبع ہو چکی ہیں، جب کہ اکثر اب تک مخطوطات کی شکل میں محفوظ ہیں۔ آپ کی چند اہم تصانیف کے نام یہ ہیں:

1۔ غنیۃ القاری شرح الصحیح للبخاری(عربی)
2۔ الحسام الصارم علی عنق الدوادی العارم (مطبوع)
3۔ طریقۃ السلوک الی ملک الملوک(فارسی، مطبوع)
4۔ الرسالۃ الصحیحۃ فی اداءِ الضاد الفصیحۃ (مخطوط)[6]

تعارف "غنیۃ القاری شرح الصحیح للبخاری"

مولانا محمد عبد الخالقؒ نے عربی میں صحیح البخاری کی مفصل و مکمل شرح لکھی جس کا نام: غنیۃ القاری شرح الصحیح للبخاری ہے۔ مصنفؒ کے ہاتھ سے لکھے گئے مخطوط نسخہ پر درج تاریخوں کے مطابق 1375ھ کو اس شرح کی تصنیف کا آغاز ہوا جب کہ محرم الحرام 1387ھ میں اس کی تکمیل ہوئی۔ مخطوط پچیس سو 2500 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس شرح کی پہلی جلد 1970ء میں پشاور کے منظورِ عام پریس سے چھپ چکی ہے، یہ جلد صحیح البخاری کے شروع سے کتاب الجنائز تک حصہ پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ شرح کا باقی سارا حصہ مخطوط ہے۔ مخطوط پر اس وقت عبد الولی خان یونیورسٹی

---

[4] انٹرویو، مولانا محمد ابراہیم (مولانا عبد الخالق باجوری کے پوتے)، ٹانگ خطا، ضلع باجوڑ بتاریخ 7 اپریل 2021

[5] مولانا سمیع الحق، ماہنامہ الحق، دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، ج16 ص38، شمارہ جون 1981

[6] محمد قاسم بن محمد امین صالح، تذکرہ علماء خیبر پختونخوا، (صوابی: دار القرآن والسنۃ 2015) ص 527

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

مردان اور اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور کے متعدد پی ایچ ڈی سکالر تحقیق و تعلیق اور ترجمہ کا کام کر رہے ہیں، جس کے بعد اس شرح کی طباعت بلاشبہ شروحِ بخاری میں ایک عمدہ شرح کا اضافہ ہو گا۔

مولانا محمد عبد الخالقؒ نے اپنی اس شرح میں صحیح البخاری کی متعدد شروحات سے عبارات نقل کی ہیں۔ شرح عمدہ و آسان اسلوب میں ہے، اس لیے اہل علم کے لیے اس سے استفادہ آسان ہے۔ اس میں الفاظِ حدیث کی آسان الفاظ میں وضاحت کی ہے۔ لغوی، صرفی اور نحوی مباحث بھی بقدرِ ضرورت ذکر کی ہیں۔ ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں احادیث مبارک سے مستنبط فقہی مسائل پر خاص توجہ دی گئی ہے۔ نیز علاقائی وعصری مسائل کو بھی جابجا ذکر کیا ہے۔[7]

ذیل میں مقالہ ہذا کے موضوع کی مناسبت سے غنیۃ القاری کے تناظر میں امام بخاریؒ کا کتاب التفسیر میں منہج ذکر کیا جاتا ہے۔

1 تعلیقاً مذکور اقوالِ مفسرین کی سند کا تذکرہ

امام بخاریؒ کا عمومی طرز یہ ہے کہ الفاظِ قرآن کی وضاحت میں مجاہد، ابوعبیدہ وغیرہ مفسرین کے اقوال کو کسی سند کے بغیر تعلیقاً ذکر کرتے ہیں۔ مولانا عبد الخالقؒ غنیۃ القاری میں دیگر مفسرین یا محدثین کے حوالے سے اس کی سند ذکر کرتے ہیں، جب کہ کبھی پوری سند ذکر کرنے کی بجائے صرف حوالہ پر اکتفا کر لیتے ہیں۔ مثلاً سورۃ الکہف کی تفسیر میں امام مجاہد کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

"وَكَانَ لَهُ ثُمُرٌ : ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ."[8]

یہاں مجاہد کا قول کسی سند کے بغیر تعلیقاً مذکور ہے۔ مولانا عبد الخالقؒ ایسے موقع پر ان اقوال کے لیے سند ڈھونڈتے ہیں۔ چنانچہ مجاہدؒ کے اس قول کے لیے سند ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"رواه ابن عيينة في تفسيره عن ابن جريج عنه، و اخرج الفراء من وجهٍ آخر عن مجاهد"[9]

ترجمہ: ابن عیینہ نے اپنی تفسیر میں ابن جریج کے واسطے سے یہ قول مجاہدؒ سے روایت کیا ہے۔ اور فراء[10] نے بھی ایک دوسری سند کے ساتھ اس کو مجاہدؒ سے نقل کیا ہے۔

اسی طرح سورہ انبیاء آیت نمبر 78 کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"قال ابن عباس نفشت رعت ليلًا"۔[11]

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ نفشت کا معنی ہے رعت لیلا (رات کو چری)

صاحبِ غنیۃ القاریؒ اس تعلیق کا حوالہ دے کر لکھتے ہیں کہ:

---

[7] مولانا عبد الخالق باجوڑی، غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری (عربی)، (پشاور، منظور عام پریس)

[8] الجامع الصحيح البخاری، ابوعبدالله محمدبن عبدالله بن اسماعيل البخاری، كتاب التفسير: باب 52

[9] مولانا عبد الخالق باجوڑی، غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری (عربی) مخطوط

[10] فراء: آپ کا نام حسین بن مسعود بن محمد تھا۔ لقب ظہیر الدین اور کنیت ابو محمد تھی۔ آپ شافعی المسلک تھے اور محدث و مفسر تھے۔ آپ نے بہت سارے کتب تصنیف کئے، جس میں التہذیب فقہ میں، شرح السنۃ حدیث میں، اور معالم التنزیل تفسیر میں اور المصابیح اور الجمع بین الصحیحین شامل ہیں۔ آپ شوال 510ھ مرو روذ میں فوت ہوئے۔ (وفيات الأعيان ج 2، ص 136)

[11] الجامع الصحيح البخاری، كتاب التفسير

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

"وتعليق ابن عباس رضي الله عنهما وصله ابن ابي حاتم"[12]

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تعلیق کو ابن ابی حاتم نے موصولاً ذکر کیا ہے۔

2۔ توضیح الفاظ کے لیے مزید اقوال کا تذکرہ

امام بخاریؒ الفاظِ قرآن کی وضاحت میں عموماً کسی ایک مفسر کے قول پر ہی اکتفا کر لیتے ہیں۔ مثلاً امام بخاریؒ نے سورہ کہف کی آیت نمبر 17 میں واقع لفظ "تَّقۡرِضُهُمۡ" کی تفسیر میں امام مجاہد کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وَقَالَ مُجَاهِدٌ: تَقْرِضُهُمْ: تَتْرُكُهُمْ"۔[13]

ترجمہ: مجاھد نے کہا ہے کہ تقرضهم کا معنی ہے: تترکهم۔

مولانا عبد الخالقؒ اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کسائی اور ابو عبیدہ کے اقوال نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قال الكسائي قرضت المكان اي عدلت عنه و قال ابو عبيدة القرض في اشياء فمنها القطع و كذلك السير في البلاد اي اذا قطعها تقول لصاحبك هل وردت مكان كذا فيقول المجيب انما قرضته"۔[14]

ترجمہ: کسائی نے کہا ہے کہ "قرضت المكان" کا معنی ہے: عدلت عنہ (میں نے اس سے منتقل ہو گیا) اور ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ "القرض" کے مختلف معانی ہیں جن میں ایک کاٹنا بھی ہے، اسی طرح شہروں کا سفر کرنا بھی اس کا معنی ہے۔ آپ اپنے دوست سے کہتے ہیں: کیا آپ اس جگہ گئے ہیں؟ تو وہ جواب میں کہتا ہے: "انماقرضته" میں نے اس کا سفر کیا ہے۔

3۔ اقوال کے قائل معین نہ ہونے کی صورت میں ان کے قائلین کی تعیین

امام بخاریؒ نے بعض مقامات پر مفسرین کے اقوال اس طرح نقل کیے ہیں کہ قائل کی تعیین نہیں کی ہے مثلاً "و قال غیرہ" جیسے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ ایسے مقامات پر مولانا عبد الخالقؒ اِن اقوال کے قائلین کی تعیین کر لیتے ہیں۔ مثلاً سورہ کھف کی آیت نمبر 34 میں "وَكَانَ لَهُۥ ثَمَرٌ" کے الفاظ کی تفسیر میں امام بخاریؒ لکھتے ہیں:

"قَالَ غَيْرُهُ: جَمَاعَةُ الثَّمَرِ"۔[15]

ترجمہ: اِن کے علاوہ نے کہا ہے کہ اس کا معنی ہے: "جماعة الثمر"

مولانا عبد الخالقؒ اس کی وضاحت ان الفاظ سے کرتے ہیں:

"قال غير مجاهد و هو ابن عباس"۔[16]

ترجمہ: مجاہد کے علاوہ نے یہ کہا ہے، جو کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

---

[12] مولانا عبد الخالق باجوڑی، غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری (عربی) مخطوط

[13] الجامع الصحيح البخاری، کتاب التفسیر

[14] مولانا عبد الخالق باجوڑی، غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری (عربی) مخطوط

[15] الجامع الصحيح البخاری، کتاب التفسیر

[16] مولانا عبد الخالق باجوڑی، غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری (عربی) مخطوط

ملاحظہ ہو کہ "غیر" کی بھی وضاحت کر دی کہ وہ ابن عباس رضی اللہ[17] عنہما ہیں اور "ہ" ضمیر کا مرجع بھی متعین کر دیا کہ وہ مجاہد ہیں۔ اسي طرح سورہ واقعہ کي آیت نمبر 65 میں "تَفَكَّهُونَ" کا کلمہ ہے۔ اس کي تفسیر میں امام بخاريؒ لکھتے ہیں:

"وقال غيره تفكهون تعجبون"۔[18]

ترجمہ: اِن کے علاوہ نے کہا ہے کہ تفکھون کا معنی ہے: تعجبون۔

مولانا عبد الخالقؒ غیر اور "ہ" ضمیر کے مرجع کی تعیین کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اي قال غير مجاهد و هو قتادة في تفسير تفكهون"۔[19]

ترجمہ: یعني مجاہد[20] کے علاوہ نے جو کہ قتادہ ہیں، تفکھون کی تفسیر میں یہ کہا ہے۔

4۔ آیاتِ قرآنیہ کی تعیین

امام بخاريؒ کی عادت ہے کہ وہ صرف قرآن مجید کے مشکل لفظ اور اس کا معنی نقل کرتے ہیں۔ وہ لفظ جس آیتِ کریمہ میں موجود ہوتا ہے اس کا کوئی ذکر نہیں فرماتے۔ مولانا عبد الخالقؒ بطورِ شارح کے یہ ذمہ داری نبھاتے ہیں کہ اُس آیت کریمہ کی تعیین فرماتے ہیں جس میں یہ لفظ مذکور ہو۔ مثلاً:

(يحموم دخان اسود) اشار به الى تفسير من يحموم في قوله تعالى:وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ"۔[21]

ترجمہ: يحموم: کالا دھواں۔ اس سے امام بخاريؒ نے "من يحموم" کي تفسیر کیطرف اشارہ کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں موجود ہے: "وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ"۔

اسی طرح دوسری مثال یہ ہے:

(تلہی تشاغل) اشار به الى تفسير تلهى في قوله تعالى: فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ"فسره بقوله تشاغل"۔[22]

ترجمہ: تلهى: تشاغل۔ اس سے "تلهى" کی تفسیر کی طرف اشارہ کیا، جو اللہ تعالی کے اس قول میں واقعہ ہے: فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ"۔[23]

---

[17] عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب قریشی، ہاشمی ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی، جلیل القدر صحابی ہیں۔ حبر الامت اور ترجمان القرآن جیسے القابات سے نوازے گئے۔ والدہ ام الفضل لبابه بنت الحارث الهلاليه ہے۔ طائف میں سکونت پذیر تھے اور وہیں 68ھ کو وفات پا گئے۔ (اسدالغابه 3035، ج2، ص286، الاصابه 5423، ص 795)

[18] الجامع الصحيح البخاری، كتاب التفسير

[19] مولانا عبد الخالق باجوڑی، غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری (عربی) مخطوط

[20] مجاہد اور کنیت ابو الحجاج تھی اور قیس بن مخزومی کے غلام تھے۔ تفسیر انہوں نے حبر الامۃ ابن عباس سے حاصل کی تھی اور پورے تیس 30 مرتبہ ان سے قرآن کا دور کیا تھا۔ والد کا نام جبر تھا۔ آپ نے باختلاف روایت 102ھ یا 103ھ میں وفات پائی۔ عین سجدہ کی حالت میں سفر آخرت کیا۔ صحابہ میں علی، ابن عمر اور ابن عباس وغیرہ سے استفادہ کیا اور تلامذہ میں سے ایوب سختیانی، عطاء اور عکرمہ وغیرہ شامل ہیں۔ (طبقات المفسرین 617، ص504۔ شذرات الذھب، ج2، ص19)

[21] ایضاً

[22] ایضاً

[23] سورة عبس: 10

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

اس لفظ کي تفسير "تشاغل" سے کي ھے۔

5۔استطرادکی وضاحت

امام بخاريؒ نے بعض جگھوں پر کسي لفظ کي وضاحت غير متعلقه مقام پر کیاھے۔ مثلاسوره تکوير ميں لفظ "مسجور" کا معني امام مجاھد سے نقل کیاھے، حالانکہ سورہ تکویر میں یہ لفظ موجود نہیں بلکہ سورہ طور میں ہے۔ مولاناعبد الخالقؒ اس کی وجہ لکھتے ہیں کہ دراصل سورہ تکویر میں "سجرت" کالفظ مذکور ہے، اوران دونوں الفاظ کامادہ ایک ہے اس لیے مادہ ایک ہونے کی بناپر سورہ طور کے لفظ کا معنی یہاں سورہ تکویر میں استطراداذکر کیاہے۔

غنیۃ القاری کی عبارت ملاحظہ ہو:

(وقال مجاهد المسجور المملوء) اشار به الى تفسير المسجور في سورة الطور في قوله تعالى ""وَٱلۡبَحۡرِ ٱلۡمَسۡجُورِ "و ذكره ههنا استطرادي لاتحاد مادة سجرت و المسجور"۔[24]

6۔صیغہ ضعف سے مذکور اقوال کے سبب ضعف کی وضاحت

امام بخاریؒ نے بعض الفاظ کی تفسیر میں ضعیف اقوال کو بھی نقل کیاہے، البتہ اُنہیں تمریض کے صیغوں سے ذکر کرکے ضعف کی طرف اشارہ کردیاہے۔ صاحبِ غنیۃ القاری ایسے مقامات پر اس ضعیف قول کے سببِ ضعف کوذکر کرلیتے ہیں۔ مثلاسورۃ الناس میں "الوسواس" کی تفسیر میں امام بخاریؒ لکھتے ہیں:

"و يذكر عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما الوسواس اذا ولد خنسه الشيطان فاذا ذكر الله عز و جل ذهب و اذا لم يذكر الله ثبت على قلبه"۔[25]

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہماسے ذکر کیاجاتاہے کہ الوسواس کا معنی یہ کہ بچہ جب پیداہوتاہے توشیطان اس کومارتاہے، پھرجب وہ اللہ عزوجل کاذکر کرتاہے توشیطان چلاجاتاہے اورجب اللہ تعالی کاذکر نہیں کرتاتواس کے دِل پر جمارہتاہے۔

مولاناعبد الخالقؒ لکھتے ہیں:

"يذكر على صيغة المجهول اشار به الى ضعف هذا الاسناد الى ابن عباس اخرجه الحاكم و الطبري و في اسناده حكيم بن جبير و هو ضعيف"۔[26]

ترجمہ: یذکر مجہول کاصیغہ ہے۔ جس سے ابن عباس رضی اللہ عنہماتک اس سند کے ضعف کی طرف اشارہ کیاہے۔ اس کوحاکم اور طبری نے بھی نقل کیاہے، لیکن اس کی سند میں حکیم بن جبیر ہے جوضعیف ہے۔

7۔وجہ تسمیہ کی وضاحت

امام بخاریؒ نے بعض مقامات پر کسی لفظ کا معنی مختصراایک ہی لفظ سے کیاہے۔ مولاناعبد الخالقؒ اس لفظ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے اس کے وجہ تسمیہ کوذکر کرتے ہیں۔ نیز دیگر اہل لغت کے اقوال بھی اس کی وضاحت میں نقل کرلیتے ہیں۔ مثلاسورہ انبیاء کی آیت نمبر 80 کی تفسیر میں امام بخاریؒ لکھتے ہیں:

---

[24] مولاناعبد الخالق باجوڑی، غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری (عربی) مخطوط

[25] الجامع الصحيح البخارى، كتاب التفسير

[26] مولاناعبد الخالق باجوڑی، غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری (عربی) مخطوط

"صنعة لبوس: الدروع"

ترجمہ:صنعة لبوس میں لبوس کا معنی ہے:الدروع(زرہیں)

غنیۃ القاری میں اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"انما سميت الدروع لبوسًا لانها تلبس.... و قال الثعلبي: اللبوس عند العرب السلاح كله درعًا كان او جوشنًا او سيفًا او رمحًا"۔[27]

ترجمہ: زرہوں کولبوس اس لیے کہتے ہیں کہ ان کو پہنا جاتا ہے۔ ثعلبی نے کہا ہے کہ عرب کے ہاں "اللبوس" ہر قسم کے اسلحہ کو کہتے ہیں،چاہے زرہ ہو یا تلوار ہو یا نیزہ۔

اسی طرح سورۃ المؤمنون کی آیت نمبر17 كي تفسير میں امام بخاریؒ فرماتے ہیں:

"قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: سَبْعَ طَرَائِقَ: سَبْعَ سَمَوَاتٍ"

ترجمہ:ابن عیینہ[28] نے کہا ہے کہ سبع طرائق کا معنی ہے: سبع سمٰوات(سات آسمان)

مولانا عبد الخالقؒ اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"و انما سميت السموات طرائق لانها طرق الملائكة في الصعود و الهبوط و الطيران"۔[29]

ترجمہ: آسمانوں کو طرائق کا نام اس لیے دیا گیا کہ یہ ملائکہ کے آنے جانے اوراُڑنے کے لیے راستے ہیں۔

8۔ مفسرین کے اقوال ذکر کرکے اُن میں محاکمہ

مولانا محمد عبد الخالقؒ غنیۃ القاری میں بعض مقامات پر مفسرین کے اقوال ذکر کرکے اُن میں محاکمہ کی ذمہ داری نبھاتے ہوئے راجح قول کی تعیین کرتے ہیں۔ چنانچہ سورہ حج کي آيت نمبر52 کي تفسير ميں امام بخاريؒ نے ابن عباس رضي الله عنهما کا قول مختصراً نقل کیاہے، غنية القاري میں اس قول کي پوري وضاحت کرکے مفسرین کے اقوال ذکر کیے ہیں، جن میں قاضي عياض ابن العربي کا قول بھی ذکر کیاہے تاہم بعض حضرات نے قواعدِ علوم الحدیث کی روشنی میں اُن کے قول کو رد کیاہے، مولانا عبد الخالقؒ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قلت: الذي ذكراه هو اللائق بجلالة قدر النبي صلى الله عليه و سلم فانه قد قامت الحجة و اجتمعت الامة على عصمته صلى الله عليه و سلم و نزاهته عن مثل هذه الرذيلة و حاشاه عن ان يجري على قلبه او لسانه شئ من ذلك لا عمدًا و لا سهوًا او يكون للشيطان عليه سبيل۔۔۔و من اراد الاطلاع على الدلائل النقلية و العقلية في ذب هذه النقيصة عن النبي صلى الله عليه و سلم فعليه بمطالعة التفسير الكبير للامام الهمام فخر الدين الرازي رحمه الله تعالى"۔[30]

---

[27] ایضاً

[28] آپ شیخ الاسلام الحافظ ابو محمد، سفیان بن عیینہ بن میمون، الہلالی الکوفی ہیں۔مکہ کے ایک ماہر محدث تھے۔کوفہ میں 107ھ کو پیدا ہوئے۔مکہ میں سکونت اختیار کی ۔آپ کے میں شیوخ عمرو بن دینار، زہری، زیاد بن علاقۃ، ابو اسحاق، اسود بن قیس، زید اسلم، عبد اللہ بن دینار جبکہ تلامذہ اعمش، ابن جریج، شعبۃ، ابو خیثمۃ، علی بن حرب، احمد بن سنان الرملی، زعفرانی وغیرہ ہیں۔وہ حافظ حدیث اور ثقہ راوی تھے۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں: اگر سفیان نہ ہوتا تو حجاز کا علم چلا جاتا۔ترمذیؒ نے بخاری سے کہتے ہوئے سنا ہے: آپ198ھ کو اس دنیا سے رحلت کرگئے۔(التاريخ الكبير، ج4،ص94/الأعلام للزركلی، ج3،ص105/تهذيب التهذيب، ج11، ص120)

[29] مولانا عبد الخالق باجوڑی، غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری(عربی) مخطوط

[30] ایضاً

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

ترجمہ: ان دونوں (قاضی عیاض اورابن العربی[31]) نے جو ذکر کیا ہے، وہی نبی کریم ﷺ کی جلالت قدر کے لائق ہے، کیونکہ اس پر حجت قائم ہے، اورامت کا اس پر اجماع ہے کہ آپ ﷺ اس طرح کی نامناسب باتوں سے معصوم اور پاک تھے۔ اورآپ ﷺ اس سے پاک تھے کہ آپ کے دِل یا زبان پر اس طرح کی کوئی بات قصدایا سہواوارد ہو۔ یا شیطان کو آپ پر کوئی قدرت حاصل ہو۔۔۔۔ جونبی کریم ﷺ سے اس نامناسب بات کے صادرنہ ہونے پر مزید نقلی وعقلی دلائل مطالعہ کرناچاہتاہے تواس پرلازم ہے کہ امام فخرالدین رازی کی تفسیر کبیر مطالعہ کرے۔

9۔ نسخوں کے اختلاف کی طرف اشارہ

چونکہ صحیح بخاری کے متعدد نسخے ہیں اس لیے بعض الفاظ کچھ نسخوں میں ایک طرح ہیں اور کچھ میں دوسری طرح، اسی طرح بعض الفاظ کچھ نسخوں میں موجودہیں اور کچھ میں نہیں۔ مولاناعبدالخالقؒ اس نسخوں کے اختلاف کی طرف اشارہ کرنے کا بھی اہتمام کرتے ہیں۔ مثلا: سورۃ الزمر کے شروع میں تسمیہ درج ھے یانھیں؟ آپ فرماتے ہیں:

"سورة الزمر"بسم الله الرحمن الرحيم"البسملة في رواية ابي ذر فقط"۔[32]

ترجمہ: سورة الزمر"بسم الله الرحمن الرحيم"تسمیہ صرف ابوذر کے نسخے میں موجود ہے (باقی نسخوں میں نھیں)۔

اسی طرح سورہ حج كي تفسیر میں ایک باب قائم ھے: بَاب وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى آپؒ فرماتے ھیں:

هذه الترجمة في رواية ابي ذر فقط۔[33]

ترجمہ: یہ ترجمۃ الباب صرف ابوذر کے نسخے میں موجود ھے۔

اسی طرح سورہ زمر آیت نمبر 44 كي تفسیر میں لکھتے ہیں:

"قوله (يقول هذاالذي الى آخره)في رواية النسفي فقط"۔[34]

ترجمہ: امام بخاری کا قول "يقول هذا الذى۔۔الخ" یہ صرف نسفی کے نسخے میں موجود ہے۔

10۔ صحیح بخاری کے دیگر مقامات کا حوالہ

بعض الفاظ کی تفسیر امام بخاریؒ نے کتاب التفسیر میں سند کے بغیر ذکر کی ہے، لیکن دیگر مقامات پر ان کو متصل سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

مولاناعبدالخالقؒ ان مقامات کا حوالہ دینے کا اہتمام کرتے ہیں۔ جیسے:

---

[31] نام: محمد بن عبداللہ بن محمد ہے۔ کنیت ابو بکر ہے ابن العربی کے نام سے مشہور ہیں۔ 468ھ کو پیدا ہوئے۔ اور 543ھ کو فوت ہوئے۔ حافظ حدیث اور فقیہ تھے۔ ائمہ مالکیہ میں تھے اجتہاد کے درجہ تک رسائی حاصل کی مشرق کا سفر کیا طرطوشی اورامام ابوحامد غزالی سے اکتساب فیض کیا پھر مراکش لوٹ آئے۔ ان سے قاضی عیاض وغیرہ کو استفادہ کا شرف حاصل ہوا۔ تصنیف میں احکام القرآن اور المحصول فی علم الاصول اور مشکل الکتاب والسنۃ شامل ہیں۔

[32] مولاناعبدالخالق باجوڑی، غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری (عربی) مخطوط

[33] ایضاً

[34] ایضاً

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

(وقال قتادة مسطور مكتوب) اشار به الى تفسير مسطور في قوله تعالى:"وكتٰبٍ مسطور"[35]و سقط هذا لابي ذر و ثبت للباقين، و وصله البخاري في كتاب خلق الافعال"۔[36]

ترجمہ: قتادہ[37] نے کہا ہے کہ مسطور کا معنی ہے: مکتوب (لکھا گیا) اس سے امام بخاریؒ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد"وکتٰب مسطور" کی تفسیر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ابوذر کے نسخے میں یہ موجود نہیں، جب کہ باقی نسخوں میں موجود ہے۔ امام بخاریؒ نے اسے کتاب خلق الافعال میں موصولاً ذکر کیا ہے۔

11۔اختلافِ قراءات کی وضاحت

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بعض مقامات پر ایک لفظ کی تفسیر بیان کی ہے، جب کہ وہ غیر مشہور قراءت ہوتی ہے، مولانا عبد الخالقؒ ایسے موقع پر اس بات کی طرف تنبیہ کرتے ہیں کہ یہ غیر مشہور قراءات ہے، جب کہ مشہور قراءات اس سے مختلف ہے، اوراس مشہور قراءت کا معنی بھی بیان کر لیتے ہیں۔ مثلاً سورہ یسین کی آیت نمبر 55 کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"فكهون معجبون"اشار به الى تفسير فكهون في قوله تعالى:إِنَّ أَصۡحَٰبَ ٱلۡجَنَّةِ ٱلۡيَوۡمَ فِي شُغُلٍ فَٰكِهُونَ[38]و في القراءة المشهورة فاكهون بمد الفاء اي ناعمون قاله السدي"۔[39]

ترجمہ: فکھون کا معنی ہے: معجبون۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے قول: إِنَّ أَصۡحَٰبَ ٱلۡجَنَّةِ ٱلۡيَوۡمَ فِي شُغُلٍ فَٰكِهُونَ" میں موجود کلمہ "فکھون" کی تفسیر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جب کہ مشہور قراءت میں "فاکھون" فاء کے مد کے ساتھ ہے، سدی کہتے ہیں کہ اس کا معنی ہے: ناعمون (مزوں میں)

12۔پوری آیت کی تشریح

امام بخاریؒ کی عادت ہے کہ وہ پوری آیت کی بجائے صرف منتخب مشکل الفاظ کے معانی بیان کرتے ہیں۔ مولانا عبد الخالقؒ اکثر مقامات پر اس متعلقہ پوری آیت کی تفسیر بیان کر لیتے ہیں۔ مثال درج ذیل ہے:

"و يذكر عن عكرمة المشحون الموقر"اشار به الى معنى المشحون في قوله:وَءَايَةٞ لَّهُمۡ أَنَّا حَمَلۡنَا ذُرِّيَّتَهُمۡ فِي ٱلۡفُلۡكِ ٱلۡمَشۡحُونِ"[40] قوله وآية لهم اي و آية كائنة لاهل مكة على قدرتنا انا حملنا ذريتهم اي آباءهم الاصول، و لفظ الذرية مشترك بين الضدين الاصول و الفروع، في الفلك المشحون اي الموقر المملوء و هي سفينة نوح عليه السلام"۔[41]

---

[35] سورۃ الطور: 2

[36] مولانا عبد الخالق باجوڑی، غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری (عربی) مخطوط

[37] قتادہ: نام، ابو الخطاب کنیت، نسب نامہ یوں ہے، قتادہ بن دعامہ بن قتادہ بن عزیز السدوسی، علمی اعتبار سے اجلہ تابعین میں تھے۔ آپ کی پیدائش 61ھ میں ہوئی۔ آپ کے شیوخ میں حسن بصری انس بن مالک، ابو سعید خدری، عمران بن حصین، سعید بن المسیب وغیرہ شامل ہیں۔ تلامذہ میں بعض کے نام یہ ہیں: ایوب سختیانی، سلیمان تیمی، جریر بن حازم وغیرہ، وفات باختلاف روایت 117ھ یا 118ھ میں ہوئی (تہذیب التہذیب، ج8، ص306)

[38] سورۃ یٰسین: 55

[39] مولانا عبد الخالق باجوڑی، غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری (عربی) مخطوط

[40] سورۃ یٰسین: 41

[41] مولانا عبد الخالق باجوڑی، غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری (عربی) مخطوط

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

ترجمہ: عکرمہ[42] سے نقل کیا گیا ہے کہ المشحون بمعنی: الموقر (بھاری) ہے۔ اس سے سورہ یسین کی آیت 41 میں موجود لفظ المشحون کی تفسیر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وآية لهم یعنی اہل مکہ کے لیے ہماری قدرت کی نشانی یہ ہے انا حملنا ذریتہم یعنی اُن کے آباء کو ہم نے سوار کیا۔ ذریۃ کا لفظ مشترک ہے جو اضداد یعنی اصول وفروع دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ في الفلك المشحون بھری ہوئی بھاری کشتی میں، جو کہ نوح علیہ السلام کی کشتی تھی۔

نتائج بحث:

1. غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری احادیث کے میدان میں مستند شرح ہے۔
2. غنیۃ القاری الجامع الصحیح البخاری کی شروحات کا مجموعہ ہے۔ اس میں تمام شروحات سے استفادہ کیا گیا ہے۔
3. غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ شیخ عبد الخالق باجوڑی بہت بڑے محدث اور مفسر تھے۔
4. پشتون قوم میں عربی زبان میں مرتب شدہ شرح (غنیۃ القاری شرح صحیح البخاری) اپنی نوعیت کے اعتبار سے منفرد شرح ہے۔

---

42 عکرمہ بن خالد بن العاص بن ہشام بن المغیرۃ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم القرشی ہیں۔ اپنے باپ، ابو ھریرۃ، ابن عباس، ابن عمر، ابو الطفیل، مالک بن اوس بن الحدثان، سعید بن جبیرؒ، وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان ایوب، ابن جریج، عبد اللہ بن طاوس، قتادہ، ابن اسحاق وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ابن حبان، ابوزرعہ، اور امام نسائی نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے۔ عطاء بن ابی رباح کے بعد فوت ہوئے (تہذیب التہذیب، ج7، ص 258)